۲۸۱ ت

۲۱/۱۱/۲۱ ۳۵

۹۱/۳۸۶

۱۳۶

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس شرعی مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص ایک دینی ادارہ میں مدرس ہے جو صاحب اولاد ہے ایک بچہ اور پانچ بچیاں اس کا مشاہرہ اس دینی ادارہ سے ۶۰۰۰ چھ ہزار روپے ہیں جو کٹوتی ہوکر ۵۵۰۰ روپے ملتے ہیں کیونکہ پورے سال کی گندم خریدنی ہوتی ہے جامعہ کی طرف سے تقریباً ۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپے قرضہ لیا جاتا ہے جس کی کٹوتی ہر ماہ ۵۰۰ ہوتی ہے۔

جامعہ ہذا کی طرف سے صرف مکان اور بجلی کی سہولت موجود ہے ایک اور سہولت تھی کہ طلباء کرام کا کھانا جو بچ جاتا تھا وہ اساتذہ کے گھروں میں بھیجتے تھے لیکن جامعہ کے ذمہ داروں نے اس سہولت کو ختم کردیا ہے اب اس کمر توڑ مہنگائی میں اتنی رقم سے ضروریات زندگی کو پورا کرنا بہت مشکل ہے (۱) اب آنحضور سے یہ سوال دریافت ہے کہ کیا یہ شخص شریعت مطہرہ کے رو سے اپنے دوست احباب سے زکوٰۃ، خیرات، صدقات، فطرات لے سکتا ہے۔

(۲) کیا جامعہ کے ذمہ داران کے لئے یہ کام کرنا درست ہے کہ بچی ہوئی سالن سے اساتذہ کو روکے رکھونہ لے جائے۔ یاد رہے کہ کافی مرتبہ بعد میں اس بچت سالن کو نالے کے حوالے کیا جاتا ہے۔

(۳) یاد رہے کہ اس مدرس کے پاس ایک موٹر سائیکل ہے جو گھریلو ضروریات میں استعمال ہوتی ہے جس کی حالیہ قیمت ۲۵۰۰۰ تا پچیس ہزار روپے ہیں اور اس کی بیوی نے اپنے مہر سے ~~حالیہ قیمت~~ کا ایک جانور خریدا ہے جس کی حالیہ قیمت ۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپے ہیں۔ المستفتی عبداللہ

برائے مہربانی ان سوالات کے جوابات مع الدلائل تحریر فرمائیں

0333-709142

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ صورت مسئولہ میں اگر مذکورہ مدرس کی ملکیت میں بقدر نصاب مال نہیں ہے اور زکوٰۃ وصدقات دینے والے ان کو مالک بنا کر اپنے صدقات دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ مال لینا درست ہے۔

۲۔ منتظمین مدرسہ کا، بچا ہوا سالن ضائع کرنا درست نہیں ہے۔ اس کا کوئی صحیح مصرف

Scanned by CamScanner

تلاش کرکے اسی کو استعمال کرنا چاہیئے، بلکہ شروع ہی سے بقدر ضرورت سالن پکوانے کا انتظام کیا جائے
اس کے بعد بھی اگر سالن بچ جائے تو آنے والے وقت میں اس کو استعمال کیا جائے یا ادارہ کے اساتذہ و دیگر عملہ کو دے دیا جائے
ضائع کرنا ناجائز ہے اور اس سے اجتناب ضروری ہے۔

قال الله تعالى: إنما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها...... الآية (التوبة: ٦٠) (والفقير: من له أدنى شيء) أي: دون النصاب (والمسكين) أدنى حالاً من الفقير، وهو (من لا شيء له).

(اللباب في شرح الكتاب، كتاب الزكاة، من يجوز دفع الصدقة، ١/١٤٨، قديمي)

مصرف الزكاة.... (هو فقير وهو من له أدنى شيء) أي دون النصاب أو قدر نصاب غير تام مستغرق في الحاجة (ومسكين من لا شيء له) على المذهب.

(تنوير مع الدر المختار، كتاب الزكاة، باب المصرف، ٣/٣٣٣، ٣٣٤، دار المعرفة)

رجل يأكل خبزا مع أهله فاجتمع كسرات الخبز ولا يشتهيها أهله فله أن يطعم الدجاجة والشاة والبقر وهو أفضل ولا ينبغي إلقاؤها في النهر أو في الطريق إلا إذا كان الإلقاء لأجل النمل ليأكل النمل فحينئذ يجوز هكذا فعله السلف كذا في الظهيرية.

(الفتاوى العالمگيرية، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، ٥/٣٤٤، رشيدية).

يكره غسل الأرز والعدس والماش ونحوه في بالوعة يتناثر فيها، كذا في القنية

(المصدر سابقا، ٥/٣٣٩، رشيدية).

فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه!

محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية، بكراتشي

٢٤/١٢/٣٠ ھ

الجواب صحيح

نظام الدين شامزئي

جامعة فاروقية دار الافتاء شاہ فيصل كالونی نمبر ٤ كراچی

الجواب صحيح

٢٦/١٢/٣٠ھ